احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 10 مارچ 2003ء

سوموار 10 مارچ 2003ء 6 محرم 1424 ہجری 10 امان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 54

سادات کی شہزادی

ابو جعفر محمد بن یعقوب الکلینی لکھتے ہیں۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایرانی فتوحات کے وقت آخری ایرانی بادشاہ یزدگرد کی شہزادی جہان شاہ اسیر ہو کر مدینہ آئی تو حضرت علیؓ کے مشورہ سے حضرت عمرؓ نے اسے حضرت امام حسینؓ کے عقد میں دے دیا اور حضرت علیؓ نے اس کا نام شہربانو تجویز فرمایا۔ انہی کے بطن سے حضرت امام زین العابدین کی ولادت ہوئی جن کے ذریعہ واقعہ کربلا کے بعد سادات کے مقدس خاندان کی نسل چلی۔

(اصول کافی کتاب الحجہ باب مولد علی ابن الحسین)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آل محمدؐ اور اہل بیت کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

ترجمہ:۔ میری جان و دل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہیں اور میری خاک آل محمدؐ کے کوچہ پر قربان ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 97)

اس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت امام حسین اور امام حسن رضی اللہ عنہما خدا کے برگزیدہ اور صاحب کمال اور صاحب عفت اور عصمت اور ائمۃ الہدیٰ تھے اور وہ بلاشبہ دونوں معنوں کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آل تھے۔ (تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 ص 364)

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے تھے اور پھر انبیاء کو تو رہنے دو۔ امام حسینؓ کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفیں آئیں۔ آخری وقت میں جو ان کو ابتلاء آیا تھا کتنا خوفناک ہے۔ لکھا ہے کہ اس وقت ان کی عمر ستاون برس کی تھی اور کچھ آدمی ان کے ساتھ تھے۔ جب سولہ یا سترہ آدمی ان کے مارے گئے اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہوا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا۔ اور ایسا اندھیر مچایا گیا کہ عورتوں اور بچوں پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اٹھے کہ اس وقت عربوں کی حمیت اور غیرت ذرا بھی باقی نہیں رہی۔ اب دیکھو کہ عورتوں اور بچوں تک بھی ان کے قتل کئے گئے اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 336)

ہم ان کو راستباز اور متقی سمجھتے ہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 328)

حضرت امام حسین سید المظلومین تھے۔ (ترجمہ عربی عبارت سر الخلافہ۔ روحانی خزائن جلد 8 ص 353ء)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

نتیجہ مقابلہ بین الاضلاع

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

2001-2002ء

اول	لاہور	دوم	حیدرآباد
سوم	سیالکوٹ	چہارم	میرپور آزاد کشمیر
پنجم	راولپنڈی	ششم	اسلام آباد
ہفتم	لودھراں	ہشتم	کراچی
نہم	مٹھی	دہم	بہاولپور

نتیجہ مقابلہ بین العلاقہ

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

2001-2002ء

اول	گوجرانوالہ	دوم	حیدرآباد
سوم	کراچی	چہارم	آزاد کشمیر
پنجم	راولپنڈی	ششم	فیصل آباد

(معتمد خدام الاحمدیہ پاکستان)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1974ء (5)

2 اکتوبر مجلس انصاراللہ کے گیسٹ ہاؤس کا سنگ بنیاد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس نے رکھا۔

3 اکتوبر کنڑی سندھ میں عبدالحمید صاحب کو شہید کر دیا گیا۔

5 اکتوبر سرگودھا میں سارا دن قتل و غارت کا بازار گرم رہا۔ احمدیہ بیت الذکر کو گرا دیا گیا۔ 38 مکانوں اور دکانوں کو لوٹنے کے بعد آگ لگا دی گئی۔ 5 احمدی شدید زخمی ہوئے۔ وزیراعلیٰ پنجاب اس دن شہر میں موجود تھے۔

7 اکتوبر تہال ضلع گجرات میں بشارت احمد صاحب کو شہید کر دیا گیا۔

30 اکتوبر بھاگلپور بھارت میں صوبائی کانفرنس۔

7 نومبر اڑیسہ بھارت کے گورنر کو احمدیہ لٹریچر کا تحفہ دیا گیا۔

21 نومبر حضور نے جامعہ احمدیہ کے ناصر ہوسٹل کا افتتاح فرمایا۔

24 نومبر حضرت بھائی شیر محمد صاحب درویش رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

5 دسمبر عبدالوہاب بن آدم صاحب کو احمدیہ مشن غانا کا انچارج اور امیر مقرر کیا گیا اس سے قبل 21/اکتوبر 72ء سے 4 دسمبر 74ء تک انگلستان میں بطور مربی خدمات انجام دیتے رہے۔

8 دسمبر جزائر فجی کے دارالحکومت سووا میں بیت فضل عمر اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

13 دسمبر لائبیریا میں عیدالاضحی کے موقع پر حضور نے خاص طور پر عید مبارک کا پیغام بھجوایا۔

13 تا **15** دسمبر جلسہ سالانہ قادیان۔ کل حاضری 3417 تھی۔

14 دسمبر حضرت ڈاکٹر عطر دین صاحب و حافظ عبدالرحمان صاحب پشاوری درویش رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

15 دسمبر حضرت مسیح موعود کی بیان فرمودہ تفسیر سورۃ مائدہ تا توبہ کی اشاعت۔

25 دسمبر محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی آف چنیوٹ کی وفات۔

25 دسمبر عیدالاضحی۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے کثیر احمدیوں نے اپنی قربانیاں ربوہ میں ذبح کیں۔

26 تا **28** دسمبر جلسہ سالانہ ربوہ۔ حضور نے آخری دن "ہمارے عقائد" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ کل حاضری سوا لاکھ کے قریب تھی۔

متفرق

— 1935ء میں زلزلہ کوئٹہ کے بعد سوات میں تاریخ پاکستان کا بدترین زلزلہ۔
— یوگنڈا کی زبان میں ترجمہ و تفسیر قرآن کی اشاعت ہوئی۔
— لائبیریا میں پہلے ہائی سکول کا اجراء بمقام سانوے۔
— حکومت کی طرف سے اجازت نہ ملنے پر تمام ذیلی تنظیموں کے اجتماعات نہ ہو سکے۔
— مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے تحت دعوت الی اللہ سٹالز کا آغاز ہوا۔ اس سال مجلس کا بجٹ 300 مارک تھا۔

محرم کے ایام میں بکثرت درود بھیجنے کی نصیحت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"آج کل محرم کے دن ہیں۔ اس سلسلے میں ایک بڑی ضروری بات میں جماعت کو یاد کرانا چاہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اہل بیت کے ساتھ ہر عاشق کو ایک روحانی تعلق ہونا چاہئے۔ یہ جو اختلافی مسائل ہیں یہ بالکل اور بات ہے۔ لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپؐ کے اہل بیت سے عشق، یہ بالکل اور معاملہ ہے۔ یہ ایک لافانی مسئلہ ہے جس میں کبھی کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوسکتی۔ اس لئے جماعت احمدیہ اس طرف خاص توجہ کرے اور ان ایام میں خصوصیت کے ساتھ آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کے اہل بیت پر بکثرت درود بھیجے۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ جسمانی اولاد آپؐ کی روحانی اولاد بھی تھی، صرف جسمانی اولاد نہیں تھی۔ اس لئے نورٌ علی نور کا منظر نظر آتا ہے۔ حضرت امام حسنؓ کیا حضرت امام حسینؓ کیا اور باقی بہت سے ائمہ جو آپؐ کی نسل سے بعد میں پیدا ہوئے بہت بڑے بزرگ تھے اور عظیم الشان روحانی مصالح کو سمجھنے والے، صاحب کشف و الہام تھے"۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عشق اور آپؐ کے اہل بیت کے عشق میں ہم .... آگے ہیں، پیچھے نہیں ہیں۔ یہ بات جماعت کو نہیں بھلانی چاہئے۔ یہی بات حضرت مسیح موعود نے ہر جگہ لکھی فرماتے ہیں:

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

کتنا عظیم الشان محبت کا اظہار ہے۔

جو صحیح معنوں میں آل محمدؐ ہیں، ان میں اہل بیت بھی ہیں اور غیر اہل بیت بھی ہیں۔ اس بات کو بھی نہیں بھلانا چاہئے ایسے اہل بیت بھی ہیں جن کا خاندانی لحاظ سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا، کوئی رشتہ نہیں تھا، لیکن روحانی اہل بیت تھے۔ ان کو چھوڑ کر اہل بیت سے محبت نہیں کرنی بلکہ ان کو شامل کر کے اہل بیت سے محبت کرنی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپؐ کی صلبی اولاد میں سے تو نہیں ہیں۔ ان میں سے ایک بھی نہیں۔ لیکن روحانی طور پر اہل بیت ہیں اور بہت اعلیٰ مقام کے اہل بیت۔ اسی طرح حضرت سلمان فارسیؓ ہیں ان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مخاطب کر کے فرمایا۔

سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ

(کنزالعمال جلد 6 ص 176)

کہ سلمان ہمارا ہے، اہل بیت میں سے ہے۔ حالانکہ ان کی نسل ہی مختلف تھی۔ وہ عجمی تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عربی تھے اور عمر کے لحاظ سے بھی غالباً وہ حضورؐ کی اولاد نہیں ہوسکتے۔ جب یہ حدیث بیان ہوئی ہے یا حضورؐ کا یہ ارشاد ہوا ہے اس وقت ان کی کافی بڑی عمر تھی۔ بہرحال ظاہری طور پر یا جسمانی طور پر یا قومی طور پر کوئی سوال نہیں ہے آپؓ کے حضورؐ کی جسمانی اولاد ہونے کی۔ لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے انہیں یہ خطاب خود عطا فرمایا ہے اور اگر آپؐ کسی کو ایک خطاب دے دیں تو دنیا میں کوئی اسے چھین ہی نہیں سکتا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ غیر قوموں میں بھی جو مجھ سے محبت رکھیں گے، مجھ سے عشق کریں گے وہ میرے اہل بیت ہو جائیں گے۔ ان معنوں میں آل کا لفظ اور اہل بیت کا لفظ بہت وسیع ہو جاتا ہے۔

اس نسبت کو بھی ملحوظ رکھ کر کثرت سے درود پڑھنے چاہئیں اور حضرت اقدس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دیگر صحابہؓ کو بھی اس درود میں شامل کرنا چاہئے بطور روحانی اہل بیت کے"۔ (الفضل 25 مئی 1983ء)

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

درختوں سے نہ صرف صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے بلکہ پیداوار بڑھانے کا باعث بھی ہیں

زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں اور پھر ان کی پوری نگہداشت کریں

ربوہ میں درخت لگانے کی ذمہ داری تمام تنظیموں پر ہے ہر جگہ درخت لگ سکتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 1976ء بمقام بیت الاقصیٰ ربوہ کے بعض حصے

''حکومت کی طرف سے قوم کی بہبود کے لئے جو کام کئے جاتے ہیں اور جن میں عوام کو بھی حصہ لینا چاہئے ان میں درخت لگانے کا کام بھی ہے۔(۔) ایسے کاموں میں افراد جماعت احمدیہ کو دوسروں کی نسبت زیادہ ذوق اور شوق سے حصہ لینا چاہئے تا کہ ہمارا ملک ہر لحاظ سے ترقی کرے اور اس کے لئے خوشحالی کے سامان پیدا ہوں۔

درختوں کے بہت سے فوائد ہیں۔ ہم اپنے گھروں میں جو درخت لگاتے ہیں ان کا ہمیں ذاتی طور پر اور خاندانی طور پر فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے درختوں کے ذمہ ایک یہ کام بھی لگایا ہوا ہے کہ جو ہوا سانس لیتے ہوئے ہمارے پھیپھڑوں میں جاتی ہے درخت اس کو صاف بھی کرتے ہیں اور آکسیجن جو ہمارے لئے ہوا کا بہت مفید حصہ ہے درختوں کی وجہ سے وہ فضا میں زیادہ مقدار میں پائی جاتی ہے۔ پھر درختوں کے نتیجہ میں زمینوں کی پیداوار بڑھ جاتی ہے جس علاقے میں بہت سے درختوں پر مشتمل جنگلات ہوں وہاں کی فضا پر درخت اثر انداز ہوتے ہیں اس رنگ میں کہ وہاں کثرت سے بارشیں ہوتی ہیں۔ اگر ہم محنت کر کے اور حکومت کی انتظامیہ کے تعاون کے ساتھ ربوہ کی پہاڑیوں کو درختوں کے ساتھ ڈھانک دیں تو یہاں گرمیوں کے موسم میں بڑا فرق پڑ جائے اور نسبتاً ٹھنڈ ہو جائے۔

زمیندار جو درخت لگاتے ہیں ان کو مالی لحاظ سے بہت فائدہ پہنچتا ہے لیکن ہمارے ملک میں جو درخت کھیت میں خود ہی غلط جگہ اُگ آتے ہیں زمیندار ان کو کاٹتا نہیں اور جس جگہ درخت لگانا چاہئے وہاں درخت لگانے کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ میں باہر جاتا رہتا ہوں میں نے اکثر دیکھا ہے کہ ایک کھیت میں 5/10 جگہ کیکر یا ٹاہلی وغیرہ کے درخت اُگے ہوئے ہیں۔ جانور ان کی گٹھلی یا بیج پھینک دیتے ہیں اور وہ کھیت کے عین بیچ میں اُگے ہوتے ہیں اور ایک عجیب تماشا سا بنا ہوتا ہے۔ ان کا ہل چلانے پر اثر پڑتا ہے۔ گندم اور دوسری فصل پر اثر پڑتا ہے۔ زمیندار وہاں سے ان کو اکھاڑتا نہیں۔ اس کے لئے مصیبت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے درخت کیوں لگائے۔ وہ کہتا ہے جب جانوروں نے تھوڑی سی غلط جگہ میرا کام کر دیا ہے تو ٹھیک ہے جانوروں کا شکریہ میں ان کو نہیں اکھاڑوں گا اور یہ عمل صالح نہیں ہے عمل صالح موقع اور محل کے مطابق کام کرنے کو کہا جاتا ہے (دین) نے ہمیں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اعمال صالحہ کی جزاء ہے صرف اچھے اعمال کی نہیں۔ بہت سے عمل جو ویسے اپنے نفس میں اچھے ہوتے ہیں اگر وہ بے موقع اور بے محل اور بے وقت کئے جائیں تو وہ اچھے نہیں رہتے۔ مثلاً نماز ہے قرآن کریم میں، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں، صلوٰۃ یعنی نماز باجماعت پر بڑا زور دیا گیا ہے ہمارے سامنے نماز کے فرائض رکھے۔ پھر جن کو ہم سنتیں کہتے ہیں وہ رکھیں پھر نوافل ہیں جن لوگوں کو خدا توفیق دے یا جب ضرورت پڑے وہ مختلف اوقات میں نفل نماز پڑھتے ہیں۔ اب نماز فی نفسہٖ بڑی اچھی چیز ہے۔ انسان کو نیکیوں کی طرف لے جانے اور بدیوں سے روکنے والی ہے لیکن بعض مقامات کے متعلق کہہ دیا کہ تم یہاں نماز نہیں پڑھو گے مثلاً حکم دیا کہ تم مقبروں میں نماز نہیں پڑھو گے۔ بعض اوقات کے متعلق حکم دیا کہ ان اوقات میں تم نماز نہیں پڑھو گے مثلاً جس وقت سورج طلوع ہو رہا ہو یا غروب ہو رہا ہو اس وقت نماز پڑھنے سے منع کر دیا یا مثلاً جس وقت انسان کسی بیماری کی تکلیف کی وجہ سے حواس باختہ ہو۔ وہ اپنے ہوش و حواس میں نہ ہو تو اس وقت نماز پڑھنے سے منع کر دیا کہ اس حالت میں کوئی شخص نماز نہ پڑھے کیونکہ وقت اور موقع اور محل کے لحاظ سے نیک عمل ہی کو عمل صالح کہتے ہیں گویا ہر نیک کام کے لئے وقت اور جگہ کا مناسب حال ہونا بھی ضروری ہے تب وہ عمل عمل صالح بنتا ہے۔

پس جو درخت جانور لگا جاتے ہیں اور ایسے جانوروں میں مثلاً طوطا ہے وہ کوئی چیز لے آتا ہے اس کی گٹھلی گر جاتی ہے یا ہوائیں درختوں کے بیج اڑا کر لے آتی ہیں اور اس سے درخت اُگ آتے ہیں تو یہ تو انسان کا عمل ہی نہیں ہے اور جہاں وہ درخت اُگ آیا وہ اس کا محل ہی نہیں اس لئے ایک تو ہمارے احمدی زمینداروں یا زمین کے مالکوں کو چاہئے کہ جو بے موقع درخت اُگ آئیں ان کو کاٹ دیں لیکن اس کے ساتھ ان کو یہ بھی کرنا چاہئے کہ اگر بے موقع اُگنے والے دس درخت کاٹیں تو اس کے مقابلہ میں وہ خود اپنے ہاتھوں سے موقع اور محل کے مطابق سو درخت لگا دیں۔ اس سے صرف اس زمیندار ہی کو مالی فائدہ نہیں پہنچتا جو درخت لگاتا ہے بلکہ ساری قوم کو فائدہ ہوتا ہے دنیا میں ایسی قومیں بھی ہیں جن کی ساری ملکی دولت کے ایک بہت بڑے حصہ یا بڑی فیصد کا انحصار جنگلات پر ہوتا ہے مثلاً سویڈن ہے وہ جنگلوں سے بھرا ہوا ہے انگلستان اپنا فرنیچر سویڈن سے منگواتا ہے سویڈن والے فرنیچر بنا کر ایکسپورٹ کرتے ہیں۔

پس انسان کو ہمیشہ درخت کی ضرورت رہی ہے اور رہے گی۔ ابھی چند ہفتے ہوئے کسی بین الاقوامی تنظیم کی طرف سے یہ اعلان ہوا تھا کہ ساری دنیا میں درختوں کی کمی ہو رہی ہے اور اگر انسان نے اس طرف توجہ نہ کی تو ہو سکتا ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد ساری دنیا میں درختوں کی کمی ہو جائے اور انسان کو تکلیف اٹھانی پڑے (۔) درخت تو لگتے چلے آ رہے ہیں اور شاید کروڑوں درخت لگے ہیں لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ شروع میں ہر سال پاکستان کے درختوں کی مجموعی تعداد میں کمی واقع ہوتی رہی ہے۔ اب پچھلے دو چار سالوں میں شاید کچھ سنبھالا ہو لیکن شروع میں تو یہ حال تھا کہ ہر سال کروڑوں درخت لگانے کے باوجود پہلے سے درخت پاکستان میں موجود تھے کیونکہ جو درخت لگائے گئے ان کو ضائع کر دیا گیا پالا نہیں اور جو پلے ہوئے تھے ان کو کاٹ کر استعمال کر لیا کیونکہ درخت بہرحال استعمال ہونے والی چیز ہیں اور وہ اسی کام کے لئے لگائے جاتے ہیں۔

میں ربوہ میں کئی سال سے درخت لگانے کی تحریک کر رہا ہوں۔ اس کا کچھ تو فائدہ ہوا ہے ایسی بہت سی جگہوں پر اب درخت نظر آتے ہیں جہاں پہلے کوئی درخت نہیں تھا لیکن جو میں چاہتا ہوں کہ ہر طرف درخت ہوں اور بڑی صحت مند ہوا ہو جس میں ہم سانس لے رہے ہوں وہ کیفیت ابھی تک پیدا نہیں ہو سکی۔ درخت تو ہر قسم کے لگانے چاہئیں پھلدار بھی اور لکڑی کے لئے سایہ دار بھی۔ ہر قسم کا درخت ہماری خدمت پر مامور ہے۔ ہوا کو صاف کرنے کے لئے بھی اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے اور بہت سے خدمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے درخت کے سپرد کی گئی ہیں۔

ربوہ میں درخت لگانے کا کام خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا گیا تھا اور غالباً انصار اللہ کے بھی۔ اگر پہلے نہیں کیا تھا تو آج میں انصار اللہ کے سپرد بھی کر دیتا ہوں۔ علاوہ ازیں ہماری مقامی تنظیم ہے وہ بھی ذمہ دار ہے۔ سب مل کر کوشش کریں کہ محلوں میں کوئی جگہ جہاں درخت لگ سکتا ہے اس کو بہرحال خالی نہ چھوڑیں۔ اور اگر درختوں کو ٹھیک طرح پالیں تو کوئی وجہ نہیں کہ درخت بڑھنے نہ لگ جائیں۔ تاہم بعض ایسے درخت ہیں جو بڑے صبر آزما ہوتے ہیں مثلاً بڑ کا درخت ہے جو پندرہ بیس سال کے بعد بھی ایسا نہیں ہوتا جس کا سایہ ٹھیک طرح انسان کے کام آ سکے۔ گویا یہ ایک بڑی عمر پانے والا درخت ہے لیکن بہت آہستہ آہستہ بلوغت کو پہنچتا ہے اس کے مقابلے میں بعض ایسے درخت بھی ہیں جن کی بہت جلدی نشوونما ہوتی ہے۔ وہ بہت جلد قد نکالتے اور پھیل جاتے ہیں ان میں سے ایک شہتوت ہے جو بڑا پھل دیتا ہے اور اس کا پھل بھی بڑا اچھا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص شہتوت کا ایک درخت لگا دے تو موسم میں اس کو پھل بھی مل جائے گا بلکہ ہمسائے اور محلے کے بچے بھی کھائیں گے اور بڑا مزہ آئے گا پھر پوپلر (Poplar) کا درخت ہے۔ دیر ہوئی یہاں ربوہ میں پوپلر کے درخت لگائے گئے تھے لیکن ہم ان کو پال نہیں سکے تھے۔ میں یہ درخت لگانے والوں میں سے نہیں تھا۔ مجھے نہیں علم کہ ہمارا قصور تھا یا اس درخت کو یہاں کی زمین موافق نہیں آئی تھی۔ ہم نے احمد نگر میں اپنی زمینوں میں پوپلر کے درخت لگائے تھے وہاں کی زمین اتنی موافق آئی کہ ابھی دو سال کے نہیں ہوئے کہ ان کا قد بیس پچیس فٹ اونچا ہو گیا ہے اور کافی موٹے ہو گئے ہیں۔ سردیوں میں پت جھڑ کرتے ہیں گرمیوں میں ان کا بڑا اچھا سایہ ہوتا ہے اور بڑے خوبصورت لگتے ہیں۔ تین چار سال کے بعد ان کی لکڑی بھی کام کی ہو جائے گی۔ دس سال کے بعد تو وہ پوری طرح Mature ہو جائیں گے یعنی ان کی لکڑی کچی نہیں رہے گی بلکہ پختہ اور پوری طرح کارآمد بن جائے گی۔

پس ایک تو میں سارے احمدیوں کو کہتا ہوں کہ جس حد تک ممکن ہو وہ درخت لگائیں اور کسی منصوبہ کے ماتحت لگائیں۔ ملک بھی اور قوم بھی یہی چاہتی ہے قوم کا قوم سے مطالبہ ہے کیونکہ حکومت قوم کی نمائندہ ہے اس کی اپنی تو کوئی طاقت نہیں ہوتی اس لئے جب قوم یہ کہتی ہے کہ ہمیں درخت لگانے چاہئیں تو قوم کو درخت لگانے کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ آخر اسے اپنا حکم تو ماننا چاہئے۔ دوسرے احمدی کا مقام ایسا ہے کہ اس کا کام دوسروں کے مقابلہ میں نمایاں طور پر اچھا ہوتا ہے یہ خدا کا فضل ہے۔

پس دوست دعا کریں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نتیجہ میں جماعت کے لئے جو امتیاز اور فرقان پیدا کیا گیا ہے **اور حسن عمل ہر احمدی کا طرہ امتیاز ہے وہ ہر معاملہ میں قائم رہے ہمارے ہر کام میں ایک حسن پیدا ہونا چاہئے اور ہمارے نزدیک حسن اور نور ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور نور سوائے اللہ تعالیٰ کے فضل کے اور کہیں سے ملتا نہیں۔** اس لئے دوست دعائیں کرتے ہوئے اگر ان کاموں کو بھی نیک نیتی کے ساتھ کریں گے تو ان کو درخت بھی ملیں گے اور اس کے

ساتھ خداتعالیٰ کا پیار بھی ملے گا کیونکہ الاعمال بالنیات اعمال کا تعلق نیتوں پر ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا کہ دنیوی حسنات ہمارے لئے اخروی حسنات کے سامان پیدا کرتیں تو دنیوی حسنات سے ہمیں روک دیا جاتا لیکن (دین) نے محض اخروی حسنات کے لئے دعا نہیں سکھائی بلکہ اتنا فی الدنیا حسنۃ (۔) کی دعا سکھائی ہے گویا دنیا کی حسنات ذریعہ بنتی ہیں اخروی حسنات کے حصول کا اور جن کو اخروی حسنات یعنی روحانی حسنات مل جائیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی قہر کی آگ سے بچائے جاتے ہیں۔

(۔) ہم سمجھتے ہیں کہ سب سے زیادہ قوم کا درد ہمارے دل میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں حسن عمل کی توفیق عطا فرمائی ہے اس لئے **میں احباب جماعت سے یہ کہتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو وہ درخت لگائیں اور پھر ان کو پالیں۔ میں ربوہ کی مثال لیتا ہوں ربوہ والوں کو سمجھانے کے لئے کیونکہ اس وقت براہ راست وہی میرے مخاطب ہیں۔ درخت لگاتے وقت دوست اس بات کو یاد رکھیں کہ ایسا نہ ہو ربوہ کا ایک حصہ درخت لگائے اور دوسرا حصہ صبح وشام بکریاں لاکر ان درختوں کو چروادے بکری کو یہ اجازت نہیں دی جاسکتی کہ انسان کو نقصان پہنچائے جس آدمی نے بکری رکھنی ہے وہ اس کے چارے کا ایسا انتظام کرے کہ اجتماعی فوائد کو نقصان نہ پہنچنے پائے۔**

(۔) اس وقت دنیا میں درختوں کا علم اور تجربہ اتنا بڑھ چکا ہے کہ ایسی عمر کے درخت مل جاتے ہیں خصوصاً پت جھڑ کرنے والے جن کو لگانے کے بعد پہلے سال ہی پھل لگ جاتا ہے مثلاً انگلستان کی نرسری چار سال کی عمر کا درخت دیگی اور ساتھ سرٹیفکیٹ ہوگا کہ یہ چار سال کا درخت ہے اور اچھا خاصا بڑا ہوتا ہے اور پہلے سال یعنی اپنی عمر کے لحاظ سے پانچویں سال اس کو پھل لگ جاتا ہے گو اس کے لئے زیادہ پیسے خرچ کرنے پڑتے ہیں لیکن پھل کھانے کے لئے زیادہ صبر نہیں کرنا پڑتا۔ امریکہ اس سے بھی آگے نکل گیا ہے۔ یورپ اور انگلستان کے لوگ امریکہ سے آگے نہیں نکلے لیکن ہم تو ان کی گرد کو بھی نہیں پہنچے کیونکہ یہاں تو چھوٹے چھوٹے پودے ملتے ہیں ان کو پالنا مشکل ہوتا ہے پھر ان کے پھل کا کئی سال تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔ بڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔ بعض کمزور ہوتے ہیں وہ مرجاتے ہیں۔

آج کی دنیا نے اگرچہ درختوں کے بارہ میں بڑی ترقی کی ہے لیکن وہ یہ نہ سمجھیں کہ وہ مسلمانوں سے آگے نکل گئے ہیں سپین میں جب اسلام ترقی پر تھا اور مسلمانوں کو نور فراست حاصل تھا انہوں نے باغبانی میں اتنی ترقی کی اور بہت سے ایسے کام کئے کہ اگرچہ دنیا ان سے سبق سیکھنا بھول گئی لیکن آج بھی حیرت انگیز ہیں مثلاً انہوں نے بادام یا آلوچہ وغیرہ میں سے کسی ایک پر گلاب کا کامیاب پیوند کیا چنانچہ ان کے باغات میں گلاب کے درخت پائے جاتے ہیں ہمارے یہاں تو گلاب کے چھوٹے چھوٹے پودے ہوتے ہیں یا بیل اور یہ بھی وہ چیز نہیں لیکن وہاں موٹے موٹے تنوں والے گلاب کے پھولوں سے بھرے، لدے درخت ہوتے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے پیوند کیا بڑے کامیاب طریقے سے اور بڑے اچھے پھل نکالے۔ ہندوستان میں ہمارے مغل بادشاہوں نے آم کا درخت لگوایا۔ اس کی پت جھڑ نہیں ہوتی اس لئے اس کے لگانے میں یہ آسانی نہیں ہوتی کہ جنوری فروری میں جب یہ درخت سویا ہوا ہو تو ایک جگہ سے اکھاڑ کر اور اس کی جڑوں سے مٹی وغیرہ جھاڑ کر دوسری جگہ لگا دیا جائے اور مہینے کے بعد وہاں اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے اور اس کے شگوفے نکل آئیں۔ آم کا درخت ایسا درخت نہیں ہے اس کا بڑی عمر میں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا اور وہاں اسے کامیابی کے ساتھ لگانا بہت مشکل ہے لیکن مسلمان بادشاہوں نے ہندوستان میں یہ کام بھی کیا اور بڑی کامیابی سے کیا۔ وہ بڑے بڑے آموں کے درختوں کا باغ (پھل دینے والا) ایک سال میں تیار کروادیتے تھے۔ بادشاہ باغات کے انچارج کو حکم دیتا تھا میں مہم پر جارہا ہوں فلاں جگہ بڑی اچھی ہے اس میں چشمہ ہے سال کے بعد جب میں واپس آؤں تو وہاں آم کا باغ ہو حالانکہ پہلے وہاں کوئی باغ نہیں ہوتا تھا چنانچہ سال کے بعد جب بادشاہ واپس آتا تھا تو وہاں پھلدار درخت لگے ہوتے تھے۔ بہرحال یہ تو بھولی ہوئی چیزیں ہیں آہستہ آہستہ یاد آئیں گی۔

ہمیں یہاں بھی پھلدار درخت لگانے کی کوشش کرنی چاہئے مجھے شوق ہے میں نے پچھلے سال ایک دوست سے کہا کہ وہ مجھے بڑی عمر کے درخت لاکر دیں انہوں نے شہتوت کے دو بڑے بڑے درخت بھجوائے شاید تین سال کے ہوں گے اور پہلے سال ہی ان کو پھل آ گیا اس سال امید ہے پورا پھل آجائے گا اسی طرح میں نے چیری کے دو درخت منگوائے تھے جن کی عمر اڑھائی اور تین سال کی تھی ایک تو راستہ میں خراب ہو گیا ایک شاید چل پڑے لیکن یہ بھی کم ہے چیری کا درخت سرد علاقوں مثلاً کوئٹہ میں ہوتا ہے وہیں سے میں نے منگوایا ہے ویسے ایبٹ آباد میں بھی ہوتا ہے اگر چار سال کی چیری کا درخت مل جائے تو وہ انتظار نہیں کروائے گا پہلے سال ہی پھل دے جائے گا اور اس کو پالنا زیادہ آسان ہے تو جس وقت آپ پہلے سال پھل اٹھائیں گے تو چونکہ ہم سب ایک ہی فضا میں پلے ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے منہ سے بھی میری طرح بے شمار دفعہ الحمد للہ نکلے گا کہ خدا کی شان ہے اس نے ہمارے لئے سامان پیدا کر دئے کہ پہلے سال ہی درخت نے ہمیں پھل دیدیا اور اس طرح باغات کی وجہ سے گویا اخروی جنات کے سامان بھی پیدا ہو گئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے یہ چیزیں تسبیح وتحمید کے سامان پیدا کرتی ہیں اگر انسان کے دل میں ایمان ہو اور خداتعالیٰ کے ساتھ اس کا پیار کا تعلق ہو تو یہی دنیوی حسنات انسان کو اخروی حسنات یعنی روحانی حسنات کی طرف گھسیٹ کر لے جاتی ہیں۔

پس ربوہ والے بھی اور باہر رہنے والے احمدی خصوصاً وہ جو زمیندار ہیں ان کو درخت لگانے کی طرف اور پھر درخت پالنے اور ان کی نگہداشت کی طرف بھرپور توجہ کرنی چاہئے اور زیادہ سے زیادہ درخت لگانے چاہئیں۔ جو منتظمین ہیں وہ مختلف قسم کے درخت باہر سے بھی منگوائیں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ درخت لگانے کا موسم شروع ہو چکا ہے جو پت جھڑ کرنے والے درخت ہیں ان کی قلمیں فروری کے آخر تک بھی لگ سکتی ہیں میں منتظمین کو یہ ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اپنے دوستوں کو یاددہانی کے لئے ایک دوورقہ شائع کریں جس میں یہ بتایا جائے کہ فلاں درخت لگانے سے پہلے اس قسم کی احتیاط کی جاتی ہے مثلاً گہرا گڑھا ہونا چاہئے اور اس کو اتنا بھرنا چاہئے۔ یہاں کی مٹی بھی بدل سکتے ہیں اگر پوپلر نہیں چلا تو اس کے لئے ہم چار فٹ کا گڑھا کھودیں باہر سے بھل لاکر اور کچھ کھاد ڈال کر اور کچھ مقامی مٹی ملا کر پودے لگائیں تو امید ہے وہ چل پڑے گا یہاں یوکلپٹس بڑا اچھا ہو جاتا ہے لیکن اتنی جلد وہ اونچا نہیں ہوتا۔ گو وہ بھی جلد بڑھنے والا درخت ہے لیکن اتنی جلدی نہیں بڑھتا جتنی جلدی پوپلر یا (Willow) بڑھتا ہے لیکن ولو کے لئے پانی کی زیادہ ضرورت ہے۔ پھلدار درختوں میں سے شہتوت بڑا اچھا درخت ہے اس سے بھی اچھی انجیر ہے یہ تو دو سال کی پھل دینے لگ جاتی ہے بلکہ اگر اس کی دو سال کی ٹہنی کی قلم لگاؤ تو ایک دو انجیر پہلے سال قلم ہی دے جاتی ہے۔ بہرحال دوستوں کو یہ پتہ لگنا چاہئے کہ یہ یہ درخت لگائے جاسکتے ہیں اور اس اس طرح ان کو لگانا چاہئے۔ ان کی قلم یا پودا کہاں سے ملے گا۔ یہ بتانا منتظمین کا کام ہے اور ان کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔

(الفضل 11 مئی 1976ء)

پودا لگانے کا اجر

حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

جو آدمی کوئی پودا لگاتا ہے تو اس پودے سے جتنا فائدہ حاصل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے برابر اس آدمی کے لئے اجر مقدر کر دیتا ہے۔

(مسند احمد حدیث نمبر 22420)

بورکینا فاسو کے ریجن برومو (Bromo) میں

ریجنل جلسہ سالانہ کا انعقاد

ضیاء الرحمٰن طیب صاحب مربی سلسلہ بورکینا فاسو

بورکینا فاسو کے برومو (Boromo) ریجن کا جلسہ سالانہ مورخہ 15 رفروری 2002ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ سے قبل برومو کے گردونواح میں قریباً تیس دیہات کو جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ نیز ریجن کے تمام سرکاری نمائندگان اور تمام اماموں کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی۔

یہ جلسہ اس ریجن کی ایک جماعت Heredlugou میں منعقد ہوا۔ 14 رفروری کو جلسہ میں شرکت کے لئے آنے والے مہمانوں کے ساتھ تربیتی مجالس ہوئیں۔ اسی طرح انتظامات کے سلسلہ میں خدام کے ساتھ ایک میٹنگ بھی ہوئی۔

15 رفروری کو جلسہ سالانہ کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مقامی زبان میں قرآن کریم کا درس ہوا۔ جلسہ کی کارروائی دس بجے شروع کر دی گئی۔ مکرم بشارت احمد صاحب نوید اس جلسہ میں امیر صاحب کے نمائندہ کے طور پر تھے۔ آپ نے جلسہ کا افتتاح فرمایا۔

تلاوت قرآن کریم لوکل مشنری زالہ طاہر صاحب نے کی۔ اس کے بعد ایک مہمان معلم عبدالرحمٰن صاحب نے مورے زبان میں سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر تقریر کی۔ دوسری تقریر ہمارے مہمان لوکل مشنری ساتو عبدالحئیٰ صاحب نے کی۔ آپ نے جولا زبان میں ''صداقت حضرت مسیح موعودؑ'' کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم بشارت احمد نوید صاحب نے ''قرآنی بشارات کی روشنی میں احمدیت کی سچائی'' پر روشنی ڈالی۔

جمعہ کے بعد مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جو ساڑھے چار بجے تک چلتی رہی۔ بعدہ خاکسار نے تمام مہمانوں اور جلسہ میں شرکت کرنے والے احباب کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد جلسہ میں شامل ہونے والوں کو الوداع کہا گیا۔ اس جلسہ میں 22 جماعتوں کے 350 نمائندگان نے شرکت کی۔ ان میں گیارہ امام تھے۔

(الفضل انٹرنیشنل 16 راگست 2002ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی

فیاضی اور مالی قربانیاں

نوٹ:- حضرت مسیح موعود کے چھوٹے بیٹے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی فیاضی اور مالی قربانی کے بارہ میں ذیل میں دیئے گئے واقعات آپ کی سیرت پر مبنی کتاب سیرت حضرت مرزا شریف احمد صاحب سے لئے گئے ہیں-

مزاج کے بادشاہ

حضرت مرزا بشیر احمد ایم-اے فرماتے ہیں:-

میاں شریف احمد صاحب کی زندگی میں عسر و یسر کے متعدد دور آئے اور ہر دور میں انہوں نے اپنا شاہانہ مزاج قائم رکھا وہ دل کے درویش تھے مگر مزاج کے بادشاہ تھے- یسر کی حالت کا تو کیا کہنا ہے عسر میں بھی وہ اپنے شاہانہ مزاج کو قائم رکھتے تھے اور اپنے ہاتھ کو تنگی کے ایام میں بھی روکتے نہیں تھے اور غرباء کی مدد میں بھی بڑی فیاضی سے حصہ لیتے تھے- بعض دفعہ تو ایسا ہوا کہ انہوں نے رستہ چلتے ہوئے کسی غریب کو پاس سے گزرتے دیکھا تو جھٹ جیب سے سو روپے کا نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا لینے والا حیرانی میں مبتلا ہو کر اپنی آنکھیں ملتا رہا اور یہ درویش بادشاہ خاموشی سے آگے نکل گیا- اپنے خرچ پر کنٹرول نہ کرنے کی وجہ سے وہ بسا اوقات قرض میں بھی مبتلا ہو جاتے تھے- مگر ان کی شاہ خرچی کے انداز میں کبھی فرق نہ آیا- ساری عمر اسی شاہانہ ڈگر پر قائم رہے- غالباً ان کی ولادت کے موقعہ پر خدائی فرشتوں نے آسمان پر ان کی آئندہ زندگی کا نظارہ دیکھ کر ہی حضرت مسیح موعود کے کانوں میں یہ خدائی الفاظ پہنچائے ہوں گے:-

''وہ بادشاہ آتا ہے''

جیب جھاڑ دی

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ آپ کے متعلق فرماتی ہیں:-

نام شریف' دل شریف' تعلقات عزیز داری شریفانہ قلب صافی ہمدرد- پھر ہر ایک کے غمگسار' غریبوں کی امداد اپنی طاقت سے بڑھ کر کرنے والے جس کو صورت دیکھ کر بھی ضرورت مند محسوس کیا جیب جھاڑ دی خود مقروض بلکہ اکثر حاجتمندوں غریبوں کے قرضے اتارے کام چلوا دیئے- غرض بادشاہ دل لے کر پیدا ہوئے تھے- مگر اپنی زندگی سادگی میں گزار دی- کپڑے پھٹ جاتے مگر پرواہ نہ کرتے جیسا ہوا پہن لیا-

چپکے سے

چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر بیان کرتے ہیں کہ ایک دن کسی کام کے لئے حضرت میاں صاحب نے ان کو اپنے دفتر میں بلایا اور بعض امور کے متعلق ہدایات فرمائیں- اس اثناء میں ایک مشہور حافظ صاحب کسی نجی کام کے سلسلہ میں دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں آئے تو اٹھ کر ان کو اپنے پاس بٹھا لیا اور قرآن پاک سننے کی خواہش کا اظہار فرمایا- جب وہ قرآن پاک کی تلاوت کر چکے تو حضرت میاں صاحب ان کو وداع فرمانے لگے تو دس روپے کا نوٹ چپکے سے ان کے ہاتھ میں تھما دیا-

واپس نہیں لینے

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب فرماتے ہیں کہ میں پرسین مینوفیکچرنگ میں کام کرتا تھا- میرا ڈرائیور فضل دین نامی تھا وہ ایک دن ایک رقعہ خزانچی کے پاس لایا اور خزانچی ضابطے کے مطابق میرے دستخط کروانے کے لئے رقعہ میرے پاس لایا اس میں حضرت میاں صاحب نے لکھا ہوا تھا کہ اس شخص کو یک صد روپیہ دے دیا جاوے- میں نے فضل دین کو کہا کہ کیا تو نے میاں صاحب سے کچھ مانگا تھا کہنے لگا جی نہیں- میں بازار میں جا رہا تھا- اور آپ موٹر میں تشریف لے جا رہے تھے- مجھے دیکھا تو فرمایا دفتر میں میرے ساتھ آؤ- میں گیا تو لفافہ مجھے دیا اور فرمایا- کل چھٹی ہے پرسوں دفتر لے جانا-

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب فرماتے ہیں- تقسیم ملک کے بعد ہم شروع شروع میں ماڈل ٹاؤن میں رہتے تھے- ماڈل ٹاؤن میں ایک پان فروش تھا جس کا چھوٹا سا کھوکھا بڑی سڑک کے کنارے ہوتا تھا- میں بھی کبھی اس سے پان لیتا تھا- ایک دن مجھے کہنے لگا وہ بزرگ جن کا کارخانہ ہے وہ آپ کے کیا لگتے ہیں میاں صاحب فرماتے ہیں شاید اس نے میرے نقوش سے اندازہ کیا ہو یا مجھے کبھی آپ کے ساتھ دیکھا ہو- میں نے کہا کیوں کیا بات ہے کہنے لگا ایک دن وہ دوکان پر تشریف لائے پوچھا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ کساد بازاری ہے- تو جیب سے سو روپیہ کا نوٹ میرے ہاتھ میں تھما کر چل دیئے- میں نے کہا روپے واپس کب کروں فرمایا لینے کے لئے دیئے کب تھے-

امداد کے لئے ضرورت سے زیادہ سودا خریدنا

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب فرماتے ہیں کہ بعض نئے دوکانداروں کی محض امداد کی خاطر دوکان پر پہنچ کر بظاہر ضرورت سے زیادہ سودا خرید فرماتے- تا ان کی امداد ہو جائے اور ان کی عزت نفس بھی قائم رہے-

مکرم نیک محمد خان صاحب فرماتے ہیں- جب آپ ملٹری میں تھے تو برہما کمپنی کے ساتھ منسلک تھے- برہمی لوگ بڑے فضول خرچ تھے- اپنی تنخواہ خرچ کر لیتے تو پھر حضرت میاں صاحب کے پاس تانتا لگا رہتا- آپ مجھے حکم دیتے اسے بیس روپے دے دو- اس کو چالیس روپے دے دو- اور بعض دفعہ بعض آدمیوں کو آپ نے 180 روپے تک بھی دلائے- نیک محمد خان صاحب بیان کرتے ہیں-

ایک دن میں نے عرض کیا حضرت میاں صاحب میرے پاس کوئی پیسہ نہیں مجھ سے یہ سنا تو ڈیڑھ دن میں مجھے غلام نبی صاحب کے پاس لے گئے اور فرمایا کہ یہ جتنے روپے مانگیں میرے حساب میں انہیں دے دیا کرو- چنانچہ اس کے بعد جب آپ کسی شخص کو بھجواتے میرے پاس پیسے نہ بھی ہوتے تو میں کہتا فلاں وقت آ کر لے جانا اور پھر میں اس کو وہاں سے لا کر دے دیتا- آپ نے ڈاکخانہ والوں کو کہہ دیا تھا کہ میرے تمام منی آرڈر بیمہ وغیرہ نیک محمد کو دے دیا کرو-

نیک محمد خان صاحب فرماتے ہیں مردخان صاحب جن سے آپ نے کام سیکھا تھا وہ کہتے تھے میں نے اتنا سخی آدمی اپنی عمر میں کوئی نہیں دیکھا- ایک مرتبہ آپ نے افسروں کی دعوت کی (اور آپ ہر ماہ ایک بار ضرور ایسی دعوت طعام دیتے) تو بہت سا پلاؤ بچ گیا- میں نے دوسری کمپنی میں پٹھانوں کو چاولوں کی پلیٹیں بھجوا دیں- پٹھانوں نے اپنے دستور کے مطابق پلیٹیں مٹھائی کی بھر کر واپس بھجوائیں- حضرت میاں صاحب کو پتہ چلا تو فرمایا چاولوں سے زیادہ قیمت کی مٹھائی بھیج دی- ان بے چاروں کو کچھ روپے کسی بہانے دے آنا- چنانچہ میں انہیں کسی دوسرے وقت کچھ نقدی دے آیا-

سکول کی کتابیں

چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر بیان فرماتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب کئی بچوں کو سکول کی کتابیں خرید کر دیتے اور فرماتے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کو جذب کرنے کا ایک ذریعہ ہے-

جتنا تخمینہ تھا اتنا روپیہ دیا

چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر فرماتے ہیں کہ قادیان میں جب بارش ہوتی اور تیز ہوا چلتی تو چونکہ آبادی بہت کھلی کھلی تھی کئی مکانوں کے پردے گر جاتے- آپ ہر بارش اور آندھی کے بعد باہر نکلتے اور لوگوں کو تعمیر کے متعلق ہدایات دیتے اور بعض غرباء کی خفیہ امداد بھی فرما دیتے- ایک موقعہ پر شدید بارش سے ہمارے مددگار کارکن کا مکان گر گیا- وہ دفتر آیا اور مجھ سے رخصت لے کر جلد گھر چلا گیا- حضرت میاں صاحب تشریف لائے اس کا پوچھا میں نے عرض کی اس کا مکان گر گیا ہے اور میں نے اسے رخصت دی ہے- اگلے دن آیا تو اسے ہدایات دیں- اب یوں بنانا- یہ میٹیریل لگانا اس نے عرض کی میں تو دو سال تنخواہ جمع کروں تو پھر بھی اس طرح نہیں بنا سکتا- آپ نے مجھے بلایا اور جتنا تخمینہ تھا اتنا روپیہ اسے دینے کا ارشاد فرمایا-

قرض لے کر امداد کرنا

چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر سابق افسر خزانہ بیان کرتے ہیں کہ اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے میاں صاحب کے ساتھ اکثر روپے کا لین دین کرنا پڑتا تھا- میں نے دوسرے لوگوں سے ان کی غریب پروری اور جود وسخا کے اکثر واقعات سنے تھے- مگر ان کے ساتھ کام کرنے کے بعد میں نے جو سنا تھا اس سے بڑھ کر حضرت میاں صاحب کو سخی پایا- ضرورت مند مساکین اور مقروض اکثر آپ کی خدمت میں امداد کے لئے حاضر ہوتے اور کبھی خالی ہاتھ نہ لوٹتے چوہدری صاحب کہتے ہیں کہ کئی بار میں نے دیکھا کہ سائل کو اس کی توقعات سے بڑھ کر دیا- اور بعض اوقات قرض لے کر بھی اس کی امداد فرمائی لوگ اپنی ضرورت کے لئے تو قرض لیتے ہی ہیں لیکن لوگوں کے لئے قرض کوئی نہیں لیتا-

نقدی نہ ہو تو قرض دینا

چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ مساکین کو علم ہو جاتا کہ حضرت میاں صاحب کے پاس آج پیسے ہیں تو وہ حاضر ہوتے ابھی آپ دروازے پر ہی ہوتے تو آپ ان کی مدد فرما دیتے اور اگر کبھی جیب میں نقدی نہ ہوتی تو قرض لے کر ان کی ضروریات کو پورا کرتے- مکرم نیک محمد خان صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دن کارخانہ میں تشریف لائے تو مستری صاحب سے دریافت فرمایا کل کیوں نہیں آئے تھے اس نے عرض کی حضور بیوی بیمار تھی آپ نے فرمایا پھر؟ اس نے عرض کی ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ امرتسر لے جاؤ آپ نے خزانچی کو بلایا اور فرمایا اسے ایک صد

روپیہ دے دو۔

جو ہاتھ میں آتا وہ دے دیتے

نیک محمد خان صاحب فرماتے ہیں میں نے سفر میں بھی دیکھا کوئی شخص آتا سوال کرتا آپ جیب میں ہاتھ ڈالتے جو ہاتھ میں آتا اسے دے دیتے۔

25 روپے ماہوار

آپ کے عملہ کے ایک رکن سید مبارک احمد صاحب ابن حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب اس طرح بعض افراد کی مدد فرماتے تھے کہ کسی دوسرے کو اس کی اطلاع نہ ہوسکتی وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ایک بیوہ عورت کی اس طرح پر مدد فرماتے کہ میرے علاوہ کسی دوسرے شخص کو اس کی اطلاع نہ ہوسکتی۔ آپ 25 روپے ماہوار اس کی مدد فرماتے تھے۔ مجھے سعید احمد صاحب عالمگیر افسر خزانہ نے اپنے ذاتی پیش آمدہ واقعات میں سے بتلایا کہ حضرت میاں صاحب نہ صرف یہ کہ اپنے عملہ کا بلکہ انجمن کے اکثر کارکنان کا خیال فرماتے اور ان کی ذاتی حالت دریافت فرماتے اور ان میں دلچسپی لیتے۔ بہر حال آپ ایک ہمدرد، دردمند اور غمگسار افسر تھے جو اپنے خدام اور عملہ اور ذاتی احباب کی ضروریات کا بے حد خیال رکھتے تھے۔

درخواست کے ساتھ تحفہ

چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر بیان کرتے ہیں۔ حضرت میاں صاحب مجھے بھی اور میرے دفتر کے کارکنان کو ہمیشہ دعا کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ دعا کے بغیر انسان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے قائم رہنا مشکل ہے۔ سلسلہ کے کئی بزرگوں کو وہ خود بھی دعا کے لئے لکھتے اور درخواست کے ساتھ بطور نذرانہ یا تحفہ کے کچھ اشیاء یا نقدی بھی ضرور بھجواتے۔

ہر ایک کی مدد کرنا

حضرت میاں صاحب پیدل چلنے کے عادی تھے۔ جب بھی کوئی ضرورت مند مسافر سڑک پر دکھائی دیتا تو اس کو اس کی منزل تک پہنچنے کا کرایہ دیتے۔ اگر کوئی مسافر شام کو مل جاتا تو اسے خود مہمان خانہ میں اپنے ساتھ لا کر اس کی رہائش کا انتظام فرماتے اور اگر کوئی آدمی میلے کپڑوں والا مل جاتا تو اسے صابن خریدنے کے لئے کچھ نہ کچھ رقم دے دیتے اگر کبھی کوئی مزارع گندم لینے کے لئے ان کی کوٹھی پر آتا تو اسے کم از کم ایک من گندم خریدنے کی قیمت دے دیتے اور مجھے کہہ دیتے اس کے نام قرضہ مت لکھنا۔

کرید کرحاجت مندوں کی مدد

غریب پروری اور توکل علی اللہ بہت بلند درجہ کا تھا۔ جنگ کی سپلائی کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر حضرت میاں صاحب کو امارت بخشی اور تقسیم ملک کے بعد تنگی بھی آئی۔ مگر دونوں حالتوں میں حضرت میاں صاحب کا سلوک یکساں رہا۔ جب جیب میں ہزاروں روپے ہوتے تب بھی اور جب عسر تھا تب بھی حاجت مندوں سے کرید کرید کر دریافت فرماتے اور اپنی ضروریات کو ملتوی کر کے جیبیں خالی کر دیتے۔

ڈاکٹر احسان علی صاحب کی دوکان پر قادیان میں اکثر آتے جاتے بیٹھ جاتے اصل غرض یہ ہوتی کہ ایسے دوستوں کی مدد کی جائے جو بوجہ تنگی کے علاج نہیں کرا سکتے۔ چنانچہ ڈاکٹر احسان علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایسے چند ایک نہیں بلکہ بیسیوں مریض تھے۔ جن کا حضرت میاں صاحب نے اپنی جیب خاص سے مکمل علاج کروایا نیز مریضوں کے آرام کے لئے ان کی دوکان میں چھت کا پنکھا بھی منگوا دیا۔

مجھے انعام سے نوازتے

ملک محمد عبداللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:

1954ء میں خاکسار روزنامہ الفضل کا مینیجر تھا۔ ان دنوں الفضل کا دفتر شاہراہ قائداعظم سے متصل میکلیگن روڈ پر تھا حضرت مرزا شریف احمد صاحب گاہے بگاہے یہاں تشریف لاتے اور خاکسار کو ساتھ لے کر انارکلی میں شاپنگ کے لئے جاتے۔ ایک دفعہ میں آپ کے ہمراہ تھا ہم چلتے چلتے بیرون لاہوری دروازہ تک آئے۔ یہاں عموماً فروٹ بیچنے والے بیٹھتے ہیں۔ آپ کے ارشاد پر یہاں سے سیاہ انگور خریدے۔ اور پھر انارکلی میں آکر لاہور آرٹ پریس کے بالمقابل رائل ہوٹل میں تشریف لے گئے۔ وہاں کا ایک خدمتگار جو آپ کا بہت واقف معلوم ہوتا تھا دوڑتا ہوا آیا اور مؤدبانہ سلام کرتے ہوئے کہا کہ جناب کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ انگور اچھی طرح دھو کر لاؤ اور ساتھ ہی دو پیالی چائے لانا۔ آپ اس کے بعد باتھ روم میں چلے گئے آپ کے باتھ روم سے آنے سے پہلے ملازم نے آپ کے آرڈر کی تعمیل کر دی تھی۔ آپ نے تھوڑے سے انگور کھائے اور باقی انگور اس ملازم کو دے دیئے۔ مجھے فرمایا اسے دو روپے انعام بھی دے دیں۔ یہ کہہ کر آپ ہوٹل سے باہر تشریف لائے۔ میں ابھی ہوٹل میں ہی ملازم کو پیسے دے رہا تھا تو وہ کہہ رہا تھا کہ صاحب بڑے رئیس خاندان کے معلوم ہوتے ہیں۔ شاہانہ طبیعت کے مالک ہیں۔ جب بھی آتے ہیں خاکسار کو انعام سے نوازتے ہیں۔

حکیم منور احمد عزیز صاحب

قوت بصارت اور سونف

سونف پاکستان، بھارت، جاپان، ہانگ کانگ، ملایا، مالٹا، بنگلہ دیش میں بکثرت کاشت ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں سردی شروع ہوتے ہی اس کی کاشت کرتے ہیں۔ سونف کی دو اقسام ہیں۔ نمبر 1 جنگلی نمبر 2 بستانی

سونف کا مزاج گرم خشک درجہ دوم یہ مدر بول حیض ہاضم۔ کاسر ریاح زچہ کا دودھ بڑھاتی سینہ، جگر، طحال، گردہ کے سدّے کھولتی مقوی معدہ، درد شکم، نفخ شکم کو نافع ہے۔ سونف کو بلغمی اور سوداوی امراض میں بطور منضج استعمال کرتے ہیں۔ سونف قوت بصارت کو قائم رکھتی ہے اور دماغ کو تیز کرتی ہے۔ اس میں چار سے پانچ فی صد روغن پایا جاتا ہے۔

سونف سے قدیم اطبائے یونان بڑی اچھی طرح واقف تھے یہ ڈاکٹری ادویات میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ چنانچہ برٹش فارماکو پیا 1932ء میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔ ڈاکٹر اس کا روغن اور عرق نکال کر استعمال کرتے ہیں۔ اس کا عرق بچوں کے نفخ شکم اور زچہ کے دودھ کو زیادہ کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ سونف کی بڑی پیاری خوشبو ہوتی ہے۔ اس لئے اسے اچار میں ڈالتے ہیں۔ اس سے عرق، شربت، اطریفل اور خمیرہ تیار کیا جاتا ہے۔ کمزوری نظر دور کرنے کے لئے سونف نہایت مفید سستی اور عام ملنے والی دوا ہے۔ کہاوت ہے کہ سانپ جب اندھا ہونے لگتا ہے۔ تو سونف کے کھیتوں کو تلاش کرتا ہے۔

قوت بصارت کو قائم رکھنے کے لئے سونف کے چند مفید اور آسان نسخے 1۔ چاول سونف کوزہ مصری ہم وزن باریک پیس کر سفوف تیار رکھیں اب صبح و شام کھانے کے بعد درمیانہ ایک ایک چمچ ہمراہ دودھ گائے استعمال کریں کمزوری نظر دور ہو جاتی ہے۔ سونف کے سبز پودے کے پانی میں برابر وزن چھوٹی مکھی کا خالص شہد ملا کر صبح و شام دو دو قطرے آنکھوں میں ڈالنا شب کوری یعنی (اندھراتا) میں مفید اور مجرب ہے۔ سونف کے سبز پودوں کا شب کو ایک ایک قطرہ آنکھوں میں ڈالنا نظر کو تیز اور صاف کرتا ہے۔ سونف کا سفوف چھ ماشہ چینی ایک ماشہ باریک، گائے کا گھی ایک تولہ کے ہمراہ رات کو کھانے سے دائمی کیرا نزلہ زکام بلغمی سر درد کو مفید ہے اور اس نسخہ کو کچھ دیر استعمال کرنے سے مرگی کے مریض کو بھی فائدہ مند ہے۔

لوگ گلیوں میں گند نہ پھینکیں اور اگر کوئی پھینکے تو سب مل کر اسے اٹھائیں۔
(حضرت مصلح موعود)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34670 میں ریحان حمید ولد حمید احمد زاہد قوم جاٹ پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھنگ روڈ شیخوپورہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ریحان حمید ولد حمید احمد زاہد شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 حمید احمد زاہد والد موصی گواہ شد نمبر 2 مبشر منظور وصیت نمبر 24244

مسل نمبر 34671 میں مبشرہ منیب زوجہ محمد مقصود احمد منیب قوم جٹ انجراء پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 6-10-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات مالیتی -/21,000 روپے 2۔ حق مہر -/15,000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مبشرہ منیب زوجہ محمد مقصود احمد منیب سانگلہ ہل گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد اختر وصیت نمبر 18575 گواہ شد نمبر 2 مرزا محمد اقبال وصیت نمبر 21290

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

صدر انجمن میں محررین کی ضرورت

دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں کارکنان درجہ دوم کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے۔ صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اور محنت سے کام کرنا چاہتے ہوں مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ میں کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔

تعلیمی قابلیت: ایف۔اے۔ ایف ایس سی' بی۔اے بی ایس سی کم از کم 45% نمبر۔ درخواست دینے کیلئے عمر کی حد 18 تا 25 سال ہے۔ درخواستیں تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول۔ صدر صاحب جماعت کی تصدیق اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی کے ساتھ مورخہ 15۔اپریل 2003ء تک دفتر نظارت دیوان میں بھجوا دیں نامکمل درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔ نصاب درج ذیل ہے:۔

(الف) قرآن مجید ناظرہ مکمل۔ پہلا پارہ باترجمہ چالیس جواہر پارے۔ ارکان دین۔ نماز مکمل باترجمہ۔

(ب) کشتی نوح' برکات الدعاء' عام دینی معلومات درثمین (نظم شان اسلام) مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ۔

(ج) انگریزی' حساب مطابق معیار میٹرک' عام معلومات

(1) امیدوار کا خوش خط ہونا ضروری ہوگا۔

(2) ہر جزو میں کامیاب ہونا لازمی ہوگا۔ کامیاب ہونے کیلئے 50 فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری ہونگے۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اعلان دار القضاء

(مکرم راجہ عبدالعزیز صاحب بابت ترکہ مکرم ممتاز احمد جاوید صاحب)

مکرم راجہ عبدالعزیز صاحب (پنشنر جامعہ احمدیہ ربوہ) ساکن مکان نمبر 16/55 دارالعلوم شرقی (حلقہ نور) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرا بیٹا ممتاز احمد جاوید بقضائے الٰہی وفات پا گیا ہے۔ اس کی امانت ذاتی تحریک جدید کھاتہ نمبر 7/221 میں مبلغ 9666/24 روپے بیلنس موجود ہے۔ یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم راجہ عبدالعزیز صاحب (والد)
(2) محترمہ نسیم کوثر صاحبہ (بیوہ)
(3) مکرم نسیم احمد خالد صاحب (بھائی)
(4) مکرم فرید احمد طاہر صاحب (بھائی)
(5) محترمہ نعیمہ عزیز صاحبہ (بہن)
(6) محترمہ امیسہ عزیز صاحبہ (بہن)
(7) محترمہ کلثوم اختر صاحبہ (بہن)
(8) محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ (بہن)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

نکاح

مکرم خلیل احمد تنویر صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 30 دسمبر 2002ء کو بعد نماز عصر بیت مبارک میں دو نکاحوں کا اعلان کیا۔ مکرم عظمت اللہ چٹھہ صاحب ولد مکرم عطاء اللہ چٹھہ صاحب چک نمبر 5 احمد آباد ضلع بدین حال جرمنی کا نکاح ہمراہ مکرمہ نوشابہ نفیس کاہلوں صاحبہ بنت مکرم محمد اقبال کاہلوں صاحب جرمنی بعوض چار ہزار یورو حق مہر پر نیز مکرم عظیم اللہ چٹھہ ولد مکرم عطاء اللہ چٹھہ صاحب چک نمبر 5 احمد آباد ضلع بدین حال دار الصدر ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ مبشرہ رشید کاہلوں صاحبہ بنت مکرم محمد اقبال کاہلوں صاحب جرمنی بعوض چار ہزار یورو حق مہر۔ مکرم عظمت اللہ چٹھہ صاحب اور مکرم عظیم اللہ چٹھہ صاحب دونوں بھائی محمد دین چٹھہ صاحب مرحوم آف چک نمبر 76/4-R ضلع بہاولنگر کے پوتے اور ان کے بھائی مکرم غلام مصطفیٰ چٹھہ صاحب صدر جماعت چک نمبر 184/7-R ضلع بہاولنگر کے نواسے اور خاکسار کے ماموں زاد بھائی ہیں۔ احباب کرام سے ان رشتوں کے جماعت اور دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخوست ہے۔

ولادت

مکرم نصیب احمد صاحب مربی سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 20 فروری 2003ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم محمد حنیف بٹ صاحب ابن محمد حیات بٹ صاحب کا پوتا اور مکرم ضیاء الدین بٹ صاحب کا نواسہ ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت بچے کا نام "مرتاض احمد" عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب سے نومولود کے خادم دین' دینی و دنیاوی ترقیات اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرمہ فردوس نذیر صاحبہ دار الفتوح شرقی ربوہ لکھتی ہیں۔ میرا بھتیجا توصیف احمد ابن محمد یوسف صاحب دار الیمن شرقی حال مغربی جرمنی بعمر پانچ سال کے دل کا آپریشن چند دنوں تک متوقع ہے احباب جماعت سے بچے کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح و شادی

مکرم رشید احمد ضیاء صاحب کارکن دار القضاء ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم عطاء الرحمٰن رشید صاحب حال مقیم جرمنی کا نکاح مکرمہ روما شہزادی صاحبہ بنت سردار نذیر احمد صاحب ایڈووکیٹ حال مقیم جرمنی کے ساتھ مورخہ 16 فروری 2003ء کو محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بعوض اڑھائی ہزار یورو بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔ مورخہ 23 فروری کو جرمنی میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اگلے روز دولہا کے بڑے بھائی مکرم چوہدری عبدالقدوس رشید صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے باعث رحمت و برکت کرے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم چوہدری شریف احمد کلو صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ حال مقیم کینیڈا تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ آصفہ شریف صاحبہ مقیم کینیڈا کی تقریب رخصتانہ مورخہ 23 فروری 2003ء کو ایوان محمود ربوہ میں زیر صدارت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ منعقد ہوئی۔ قبل ازیں مکرمہ آصفہ کا نکاح مورخہ 19۔اگست 2001ء کو مکرم چوہدری اطہر رفیق ورک ابن مکرم چوہدری محمد رفیق ورک صاحب کے ساتھ محترم شیخ مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے بیت الفضل فیصل آباد میں مبلغ پانچ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر پڑھا تھا۔ مکرم اطہر رفیق ہمارے تایا جان مکرم ماسٹر حسن محمد صاحب مرحوم آف کلوسوہل کے نواسے ہیں۔ رخصتانہ کے اگلے روز مورخہ 24 فروری 2003ء کو چوہدری محمد رفیق صاحب ورک نے مدینہ ٹاؤن فیصل آباد میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر مکرم شیخ مظفر احمد صاحب امیر ضلع فیصل آباد نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور جماعت کیلئے ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

گمشدہ چابیاں

ایک چابیوں کا گچھا دار العلوم غربی حلقہ خلیل سے بازار تک جاتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ جس صاحب کو ملے۔ براہ مہربانی مکان 8/2 دار العلوم غربی خلیل ربوہ کو پہنچا دیا جائے۔ فون 211203

نکاح

مکرمہ شمیم اختر ورک صاحبہ بنت مکرم محمد اکرام ورک صاحب آرکیٹکٹ انجینئرنگ ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور کا نکاح مکرم صداقت احمد صاحب باٹھ ولد مکرم چوہدری نور احمد صاحب باٹھ آف کینیڈا سے مبلغ 1500 امریکن ڈالر حق مہر پر مورخہ 2 مارچ 2003ء بروز اتوار مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

پتہ درکار ہے

مکرم فرزانہ ظفر صاحبہ بنت مکرم حکیم ظفر الدین صاحب وصیت نمبر 25501 نے مورخہ 10۔اکتوبر 1985ء کو ساکن A-42 احمد پورہ شیخوپورہ سے وصیت کی تھی۔ موصیہ صاحبہ 1991ء میں امریکہ چلی گئیں موصیہ صاحبہ سے دفتر وصیت کا تا حال رابطہ نہیں ہو رہا۔ موصیہ صاحبہ کے ایڈریس کے بارے میں اگر کسی عزیز یا رشتہ دار کو علم ہو تو جلد دفتر وصیت کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم منور احمد بجہ صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع کراچی میں بھیج رہا ہے۔

1۔ توسیع اشاعت الفضل
2۔ وصولی چندہ الفضل و بقایا جات۔
3۔ ترغیب برائے اشتہارات

(مینیجر الفضل)

نکاح

مکرم منصور احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ دعوت الی اللہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم تصور حسین صاحب ابن مکرم چودھری محمد حسین صاحب آف لنگے ضلع گجرات کا نکاح مکرمہ طلعت جبین احمد صاحبہ بنت مکرم طاہر احمد صاحب حال مقیم ہمبرگ جرمنی کے ساتھ مورخہ 16 فروری 2003ء کو بیت المبارک میں بعد نماز عصر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے مبلغ -/5000 یورو حق مہر پڑھا۔ اور دعا کروائی مکرمہ طلعت جبین احمد صاحبہ مکرم گلزار احمد صاحب آف وزیر آباد کی نواسی ہیں احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

عطیہ خون۔ خدمت خلق کا بہترین ذریعہ ہے

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	10-مارچ	زوال آفتاب	12-19
سوموار	10-مارچ	غروب آفتاب	6-15
منگل	11-مارچ	طلوع فجر	5-01
منگل	11-مارچ	طلوع آفتاب	6-22

عراق کے پاس کیمیائی حیاتیاتی ہتھیار نہیں

اقوام متحدہ کے چیف اسلحہ معائنہ کار ہینس بلکس نے عراق کے بارے میں اپنی رپورٹ سلامتی کونسل میں پیش کردی- رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ انہیں عراق میں زیرزمین کیمیائی وحیاتیاتی ہتھیاروں کی تیاری یا ذخیرہ کرنے کے شواہد نہیں ملے- رپورٹ میں ہینس بلکس نے کہا کہ عراق کے غیر مسلح ہونے کی تصدیق کیلئے کئی مہینے درکار ہیں انہوں نے کہا کہ خطرناک ہتھیار موبائل لیبارٹریوں میں تیار کرنے کے امریکی الزامات کے حق میں بھی کوئی ثبوت نہیں ملا- بلکس نے کہا کہ گزشتہ مہینوں میں عراق نے معائنہ کاری میں زبردست تعاون کیا-

کارروائی ضرور کریں گے اقوام متحدہ سے اجازت ضروری نہیں امریکہ کے صدر بش نے کہا ہے کہ عراق کے بحران کے حل کیلئے سفارتی کوششیں آخری مراحل میں ہیں اور عراق کو غیر مسلح ہونے کیلئے یہ آخری موقع ہے- واشنگٹن میں پریس کانفرنس کے دوران انہوں نے کہا کہ ہم صدام حسین کے خلاف کارروائی ضرور کریں گے- عراق پر حملے کیلئے امریکہ اقوام متحدہ کی منظوری یا کسی کی اجازت کا محتاج نہیں اس سے پہلے صدام جہاں چاہیں چلے جائیں- ہم عراق میں شیعہ' سنی اور کردوں کی مشترکہ حکومت قائم کریں گے- صدام حسین تباہی پھیلانے والے ہتھیار تلف نہیں کررہے- انہوں نے دعویٰ کیا کہ عراق کے پاس اب بھی کیمیائی اور جراثیمی ہتھیار موجود ہیں- اگر عراق غیر مسلح نہیں ہوتا تو ہم اسے خود غیر مسلح کردیں گے-

جنگ کی تیاریاں آخری مراحل میں عراق کے خلاف امریکہ کی جنگی تیاریاں آخری مراحل میں داخل ہوگئی ہیں- خلیج میں اس وقت اڑھائی لاکھ سے زیادہ فوج پہنچا دی گئی ہے- سعودی عرب' کویت اور ترکی کی سرحدوں پر فوج تعینات ہے- اوران ملکوں کی سرحدوں پر عوام کی نقل وحرکت پر پابندی عائد کردی گئی ہے- سعودی عرب کا سرحدی ائرپورٹ بند کردیا گیا ہے- آجکل ترکی میں شہری دفاع کی ریہرسل کی جا رہی ہے- برطانوی 127 مزید طیارے خلیج پہنچ چکے ہیں-

بلوچستان میں کوئی گرینڈ آپریشن نہیں ہوا

وفاقی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ بلوچستان میں کوئی گرینڈ آپریشن ہو رہا ہے- نہ اسامہ بن لادن پاکستان میں ہیں- کسی غیر ملکی کو کچھ پتہ ہے تو وہ ہمیں اس کے ثبوت دے- بی بی سی کو انٹرویو کے دوران وزیر داخلہ نے کہا کہ اسامہ زندہ ہے وہ کہاں ہیں اس پر تبصرہ نہیں کروں گا- اسامہ کا نام لے کر پاکستان کو بدنام کیا جارہا ہے- انہوں نے مزید کہا کہ خالد شیخ سے کچھ اطلاعات اور معلومات حاصل ہوئی ہیں جو ان کے اور ان کے اتحادیوں کے لئے مفید ہیں-

امریکہ کو منہ توڑ جواب دیں گے عراق کے صدر صدام حسین نے امریکی صدر بش کی پریس کانفرنس پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ عراق پر حملہ امریکی غلطی ہوگی اور ہم امریکہ کو منہ توڑ جواب دیں گے- بغداد میں عراقی کابینہ اور فوجی کمانڈروں کے دوسرے روز کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ فوجی کارروائی کی صورت میں امریکی افسوس کریں گے کہ کاش انہوں نے ایسا نہ کیا ہوتا-

دہشت گردی کے خلاف اپنی کمٹمنٹ ثابت کر دی صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ القاعدہ کے ماسٹر مائنڈ خالد شیخ کو گرفتار کرکے پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف جنگ سے اپنی کمٹمنٹ ثابت کر دی ہے- سی این این کو انٹرویو دیتے ہوئے جنرل مشرف نے کہا ہے کہ یہ ثبوت بھی ہے اور اس بات کی تصدیق بھی کہ ہم کیا کررہے ہیں- انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں ہم اب تک 480 لوگوں کو پکڑا ہے جس سے مزید تصدیق ہوتی ہے کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف کام کررہا ہے-

اپوزیشن کا ہنگامہ' اجلاس پھر ملتوی قومی اسمبلی کا اجلاس لیگل فریم ورک آرڈر کو آئین کا حصہ بنانے کے خلاف حزب اختلاف کی جماعتوں کے احتجاج کی نذر ہوگیا- حزب اختلاف کی جماعتوں کے ارکان کی زبردست نعرے بازی اور ہنگامہ آرائی کے باعث اجلاس منعقد نہ ہو سکا- پاکستان مسلم لیگ ق کے پارلیمانی لیڈر چودھری شجاعت حسین نے پوائنٹ آف آرڈر پر حکومتی موقف بیان کرنے کی کوشش کی لیکن ان کی تقریر کے دوران بھی حزب اختلاف کے ارکان مسلسل نعرے بازی کرتے رہے-

سینٹ میں حلف نہ اٹھانے کا اعلان قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کی جماعتوں کے قائدین نے اعلان کیا ہے کہ حزب اختلاف کی جماعتوں کے ارکان نے سینٹ میں لیگل فریم ورک آرڈر پر مشتمل آئین پر حلف نہ اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے- انہوں نے کہا کہ جب تک لیگل فریم ورک آرڈر واپس لینے کا اعلان نہیں کیا جاتا قومی اسمبلی میں ہمارا احتجاج جاری رہے گا-

اتحادی جماعتوں سے تعلقات اور سیاسی نظام کی مضبوطی وزیر اعلیٰ چودھری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ حکومتی امور کی انجام دہی میں اتحادی جماعتوں کے ساتھ ہماری بہترین ورکنگ ریلیشن شپ کے نتیجے میں سیاسی نظام مضبوط بنیادوں پر قائم ہے- اور ترقیاتی حکمت عملی و انتظامی مشینری کی مانیٹرنگ میں اراکین اسمبلی کو اہم کردار حاصل ہوگا- ان خیالات کا اظہار انہوں نے اسلام آباد میں پٹیریاٹ کے اراکین سے گفتگو کرتے ہوئے کیا-

روسی صدر کا موقف بدلنے سے انکار صدر پوٹن نے امریکی صدر بش کو صاف بتا دیا ہے کہ روس عراق بحران کا پرامن حل چاہتا ہے اور وہ جنگ کی حمایت نہیں کرے گا- صدر بش کی طرف سے فون کرنے پر روسی صدر نے انہیں بتایا کہ بحران کو حل کرنے کیلئے پرامن طریقوں کی تلاش کیلئے کوششیں ابھی ناکام نہیں ہوئیں- امریکی صدر نے صدر پوٹن سے عراق بحران پر بات چیت ایسے موقع پر کی ہے جب سلامتی کونسل کا اجلاس شروع ہوگیا ہے- جس میں امریکی قرارداد زیرغور آئے گی-

ایل ایف او پر جمالی کی مشرف سے ملاقات صدر مملکت جنرل مشرف اور وزیراعظم میر ظفراللہ خان جمالی کے درمیان ون ٹو ون ملاقات ہوئی ملاقات ایک گھنٹہ سے زائد جاری رہی- ملاقات میں سیاسی صورتحال' عراق کا مسئلہ اور سیاسی جماعتوں کے ردعمل کے علاوہ خصوصی طور پر ایل ایف او پر تبادلہ خیال کیا گیا- وزیراعظم نے قومی اسمبلی کے گزشتہ دو اجلاسوں کے دوران ایل ایف او کے مسئلہ پر اپوزیشن کے ردعمل کے بارے میں صدر سے بات چیت کی اور اپوزیشن کے موقف سے صدر مملکت کو آگاہ کیا-

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29